PIPIP
پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ

حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

چھنب کلیار، ضلع لودھراں میں

ڈرپ آبپاشی

فوائد

- 50 فیصد تک پانی کی بچت
- 45 فیصد تک کھاد کی بچت
- 35 فیصد تک پیداواری اخراجات میں کمی
- 100 فیصد سے زائد پیداوار میں اضافہ
- فصل کا جلد پکنا
- پیداوار کے معیار میں بہتری
- کسانوں کا منافع بخش فصلوں کی طرف رجحان
- غیر ہموار زمینوں کیلئے موزوں ترین

محمد جمشید (فارم منیجر)

عالمی بینک کی مدد سے 2012 میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے تحت "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ" شروع ہوا، جو کہ کامیابی سے جاری ہے۔ اس منصوبے کا بنیادی مقصد پانی کے وسائل کو بہتر انداز میں استعمال کرنا ہے۔ پاکستان میں آبپاشی کیلئے 50 فیصد سے زیادہ زیرزمین پانی کو استعمال میں لایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے پانی کا یہ نادر ذخیرہ تیزی سے کم ہوتا جارہا ہے۔ بین الاقوامی سیم وتھور ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کی تحقیق کے مطابق حد سے زیادہ زمینی پانی نکالے جانے کی وجہ سے اب تک بلوچستان کا تقریباً 15 فیصد جبکہ پنجاب کا اندازاً 5 فیصد رقبے کا زیرزمین پانی چھوٹے کاشتکاروں کی پہنچ سے باہر ہو چکا ہے۔ اگر زمینی پانی کا استعمال اسی طرح جاری رہا تو آئندہ ایک دھائی میں پنجاب میں یہ شرح بڑھ کر 15 فیصد اور بلوچستان میں 20 فیصد ہونے کا خدشہ ہے۔

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

ویب سائٹ: www.ofwm.agripunjab.gov.pk ، ای میل: pipipwm@gmail.com

مذکورہ منصوبے کے تحت ہائی ایفی شینسی اریگیشن (HEIS) یعنی ڈرپ اور سپرنکلر آبپاشی متعارف کرائے جارہے ہیں۔ان کے ذریعے پانی کے وسائل کو بہترین انداز میں استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ڈرپ آبپاشی میں روایتی طریقہ آبپاشی کی طرح پورے کھیت کو پانی سے بھرنے کی بجائے اسے پودوں کے قریب قطروں میں فراہم کیا جاتا ہے، اسی لئے اسے قطراتی نظام آبپاشی بھی کہتے ہیں۔

ڈرپ اور سپرنکلر کی تنصیب کرانے کیلئے محکمہ تکنیکی مدد کے ساتھ ساتھ کل لاگت کا 60 فیصد حصہ ادا کرتا ہے، جبکہ کاشتکار نے 40 فیصد رقم ادا کرنی ہوتی ہے۔اس نظام کو چلانے کیلئے اصلاحِ آبپاشی کے تربیتی ادارے لاہور میں مفت تربیت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

میاں محمد امیر لودھراں کے ایک ترقی پسند کامیاب کاشتکار ہیں، جنہوں نے مذکورہ بالا منصوبہ کے تحت 15 ایکڑ پر مالٹے اور آم کیلئے ڈرپ سسٹم لگوایا ہے۔ان کے منیجر محمد جمشید نے ڈرپ آبپاشی بارے بتایا"لوڈشیڈنگ کی وجہ سے پانی لگانے میں مسائل پیش آرہے تھے، ڈرپ سسٹم کی تنصیب کے بعد یہ حل ہو گئے ہیں۔روایتی طریقے سے پانی لگاتے ہوئے تین گھنٹے میں ایک ایکڑ سیراب ہوتا ہے۔ایک گھنٹہ بجلی ہوتی ہے تو بمشکل تین، چار کنال کو پانی ملتا ہے، دوبارہ بجلی آنے پر پھر پہلے سے سیراب کھیت سے پانی ہو کر آگے جاتا ہے۔ڈرپ میں ایک گھنٹہ بھی ملے تو تمام پودوں کو برابر پانی مل جاتا ہے"۔

ڈرپ میں پانی اور کھاد کی ایک جیسی مقدار مناسب وقت پر تمام پودوں کی جڑوں میں فراہم کی جاتی ہے جس سے فصل کو ایک جیسی بڑھوتری کا ماحول میسر آتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ڈرپ میں پودوں کی نشوونما بہتر اور پھل کی جسامت ایک جیسی ہوتی ہے۔15 ایکڑ پر آم اور مالٹے کے باغ بارے محمد جمشید نے مزید بتایا"پودوں کی نشوونما بہت اچھی اور بہتر ہے، میں نے روایتی طریقے سے بھی باغ پر کام کیا ہے مگر ڈرپ والے اس باغ کے پودے ان کی نسبت بہت بہتر ہیں۔ڈرپ میں روزانہ پانی لگاتے ہیں جس سے کیاریاں وتر کی حالت میں رہتی ہیں اور باغ زیادہ اچھے طریقے سے بڑھ رہا ہے"۔

ڈرپ آبپاشی میں کھاد فراہم کرنے کیلئے انتہائی موثر نظام بنایا گیا ہے۔روایتی طریقہ سے کھاد کی چھٹائی میں کھاد غیرضروری جگہوں پر چلی جاتی ہے جو نہ صرف ضائع ہو جاتی ہے بلکہ غیرضروری جڑی بوٹیوں کے پرورش کا باعث بنتی ہے۔اس

کے علاوہ یہ عمل مشقت طلب ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت وقت طلب بھی ہوتا ہے۔ڈرپ میں کھاد کو پانی میں حل کر کے کھاد والے ٹینک میں ڈال دیتے ہیں، اور یہ پانی کے ساتھ تمام پودوں کو پہنچ جاتی ہے۔اس کے لئے علیحدہ سے کوئی درکار نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں کھاد ضائع ہونے کا کوئی احتمال ہوتا ہے۔کھاد کے استعمال بارے جمشید نے بتایا" روایتی طریقے میں بوریوں کے حساب سے کھاد ڈالتے ہیں جبکہ ڈرپ میں کلو کے حساب سے استعمال کرتے ہیں، جہاں پہلے ہم ایک ایکڑ میں 50 کلو کھاد استعمال کر رہے تھے، وہاں اب 20 کلو استعمال کرتے ہیں۔15 ایکڑ پر روایتی طریقے سے دو آدمی دو دن میں تمام پودوں کی کیاریوں میں کھاد دیتے ہیں۔ڈرپ میں کھاد پانی کے ساتھ پودوں کو مل جاتی ہے اور علیحدہ سے وقت یا مزدوری نہیں کرنا پڑتی۔ایک اور بہت بڑا فائدہ جڑی بوٹیوں کا کم ہونا ہوتا ہے۔پودوں کے علاوہ درمیان والی جگہ پر پانی اور کھاد نہیں جاتی جس کی وجہ سے غیرضروری جڑی بوٹیوں کی افزائش بہت کم ہوتی ہے"۔